بعون صانع بیچون و مکان فضل خلاق زمین و زمان نسخہ

مسدس میلاد فیض بنیاد جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المعروف بہ

مولد شریف

موسوم باسم تاریخی

عنبر سارا

تصنیف شاعر بے بدل مضمون آفرین بے عدیل سخن سنج عالی قدر مرزا علی المتخلص بہ بہار

بمطبع نامی منشی نولکشور رئیس المطابع مقبول جہان بار

ہاں ساقیا لنڈھا دے مے خوشگوار آج
بنتا ہین ہاتھ گردن مینا مین ہار آج
پریان ہون دوڑ دوڑ کے زیب کنار آج
جنت سے جھومتی ہوئی آئے بہار آج

خمیازہ خمار کا ڈر ہی نہ ہوش ہی
اودھم مچا رہے کہ دم ناو نوش ہی

لبریز کر صراحی و مینا و خم تمام
آندھی بنی ہوئی ہی ہوای سبو و جام
ترک مے حلال سمجھتا ہون مین حرام
طوفان مین شراب کی کشتی رہے مدام

ہر ایک رگ مین نشہ ہو صہبای نور کا
پتلا بنا دے آج شراب طہور کا

مستانہ بوستان جہان کی ہوا رہے
میخانہ مین بہشت برین کی فضا رہے
شاداب و بارور چمن مدعا رہے
روز ثواب ہی در توبہ کھلا رہے

دھو جاے آج فرد گنہ بادہ خوار کی
بدلی گھری ہی رحمت پروردگار کی

پڑتی ہی آنکھ دور مے اتحاد پر
لنگر اوٹھا ہوا ہے دل اہل وداد پر
دل ٹوٹتا ہی بادہ کوثر نژاد پر
کشتی چلے فقیر کی باد مراد پر

جام شراب عیش دعا گو دھرا رہے
آباد میکدہ رہے ہر خم بھرا رہے

ساقی تری شراب بس آب حیات ہو
ایک ایک جرعہ خضر سبیل نجات ہو
تسنیم اقتدار ہو کوثر صفات ہو
ہر جام رشک کوزۂ قند و نبات ہو

خالی پھرے گدا نہ در سبطِ پیمبر کا
ہو خم کی خیر بھر دے پیالہ فقیر کا

وقتِ طلب ہی کیوں لب گویا خموش ہو
قلقل رہے کہ غلغلۂ نا و نوش ہو
دل میں بساں بادۂ سرجوش جوش ہو
یوں مست ہوں کہ پھر مجھے بیہوش ہوش ہو

انوار سرمدی سے عصیان رجوع ہو
ظلمت میں آفتاب درخشاں طلوع ہو

زنگ گناہ آئینۂ دل سے چھوٹ جائے
طالع ہو آفتاب اندھیرے میں ہو جب آئے
خوشبوی معرفت چمن فکر کو بسائے
تنویر طور نشۂ عرفان سے مجھے دکھائے

جی لوٹ ہی شراب وصال حبیب پر
موسی کی طرح غش ہوں جمال حبیب پر

مستی رہے کنارہ کرے انتشار طبع
دیکھوں کرشمہ سازی تازہ بہار طبع
کچھ تو اخیر دور میں ہو یادگار طبع
ساقی مئے طہور سے ہو دور غبار طبع

دامان دل میں گرد کدورت نہ خاک ہو
آلودۂ گنہ ترے صدقے میں پاک ہو

مدت ہوئی کہ آتش عصیاں ہے شعلہ ور
ساقی اسے شراب کے چھینٹوں سے سرد کر
تقدیر بد نصیب کی سوتی ہے بے خبر
غفلت کہاں تک اب اسے چونکا دے جلد تر

آگاہی نزاکت راز نہفتہ ہو
احسان ہے کلفت طبیعت شگفتہ ہو

نغموں سے عندلیب ترانہ سرا ہو بند
فوراً زبان طوطی شیریں نوا ہو بند
بندہ جائیں نہ منہ بھی ہوا میں ہوا ہو بند
چہکوں تو طائران چمن کا گلا ہو بند

خوشبو دولھن کی اوڑ کے ہو صدقے بیان پر
سہرا چڑھے بہشت بریں کا زبان پر

ہاں ای ترانہ ساز طرب چھیڑ چھاڑ ہو
ویران ہو نہ دل نہ طبیعت اوجاڑ ہو
آنکھوں کے سامنے نہ کسی شے کی آڑ ہو
بہ جائے مثل اشک جو حائل پہاڑ ہو

ممنوع ہو صدا نہ مخالف نوا رہے
ہر ساز میں بھی شرع کا پردہ لگا رہے

رقاص چرخ چرخ رقص کرے ایسی تان جائے
کیسا ہی بدمذاق ہو پر تجکو مان جائے
بیچین مشتری ہو تو زہرہ کی جان جائے
سب کچھ ہو ہاتھ سے نہ مگر آن بان جائے

ظاہر کا وجد ہو نہ بناوٹ کا حال ہو
دل پر اثر کرے وہ غنا سے حلال ہو

ذہن نقش گل کی ہے نہ غرض ہے خیال سے
آواز تک گھٹے نہ بڑھے اعتدال سے
مطلب نہ وجد سے نہ تعلق ہے حال سے
تسخیر کر فقط مجھے سحر حلال سے

وہ چیز چھیڑ دے کہ کلیجے کو چھان لے
دل میں چبھی ہوئی کوئی نشتر سے تان لے

صوت حسن کرشمۂ عشوہ گری کرے
داؤد کی نوا کا اثر گستری کرے
لحن صباح ناز کرے دلبری کرے
فولاد بھی ہو موم وہ جلبل پری کرے

جھک جھک کے بار نخل زمین چومنے لگے
پانی کو ہو سکوت ہوا جھومنے لگے

ایسی ہو نوک جھوک کہ مشکل کو کل پڑے
ایسی ہون شوخیان کہ طبیعت اوچھل پڑے
ایسے ہون سوز ساز جو سن لے ابل پڑے
ایسے ہون بول منہ سے کلیجا نکل پڑے
ایسا سمان بندھے کہ فلک تک نمود ہو
تجکو ہو وجد میرے لبون پر درود ہو

کیا وقت ہی کہ نور کا ہی ہر طرف ورود
کیا جھمگیا ہی رنگ کہ ہی نعرہ درود
کیا بو ہی جس سے گرد ہی بوے عبیر و عود
کیا بزم ہی کہ جھومتی ہی رحمت ودود
لچھے اوڑا رہی ہی ہوا مشک ناب کے
گویا لندھے ہوے ہین قرابے گلاب کے

روشن ہین نخلے کہ کشادہ ہین خاطر وان
مہکی ہوئی ہی نکہت گلدستۂ جنان
لٹتے ہین پھول ڈھیر ہین گلہاے زعفران
کیا پیچ کر رہا ہی اگر سوز کا دھوان
بس جاتی ہین جدھر سے ہوائین گزرتی ہین
زلفین سنوارتی ہوئی حورین اوترتی ہین

بلبل جو آکے سونگھ لے اس انجمن کی بو
صدقے ہزار بار اوتارے چمن کی بو
شرمندہ اسکے سامنے مشک ختن کی بو
وہ بھینی بھینی بو کہ تصدق دولھن کی بو

بزم سرور محفل حورا صفات ہی
دولھا کو دیکھیے کہ یہ جسکی برات ہی

سرمایہ بہشت برین ہی بچھا فرش
اللہ رے احترام و خوشا اقتدار فرش
اورنگ چین تصدق نقش و نگار فرش
جھکجھک کے عرش پاک ہی امیدوار فرش

نعرے ہین عاشقان رسول جلیل کے
بیٹھو ادب سے فرش ہین پر جبرئیل کے

کیا بزم ہی کہ رحمت حق ہی علی العموم
قدسی درود جسپہ پڑہین ہی وہ یہ ہجوم
زینت طراز محفل جنت ہی اسکی دہوم
انبوہ ان ستارہ وشونکا ہی کالنجوم

کم تر جبین ماہ سے نور جبین نہین
گنجان اسطرح کے ستارے کہین نہین

جس دم گھرون سے لوگ روانہ ہوی ادہر
پہونچا جو وقت داخلۂ بزم خلد اثر
ہمراہ اعتقاد چلا مثل راہبر
لینے کو ان سبھون کے ثواب آیا تا بہ در

ذیقعدہ رتھے اب اور بھی رتبے بڑے ہوے
بیٹھے جو مومنین ملک اوٹھ کھڑے ہوے

اللہ رے اوج محفل گردون جناب کا رتبہ ہی پست نجم و مہ و آفتاب کا

مجمع ہی عاشقان رسالت مآب کا تصویر ہی تمام عروج ثواب کا

سب پر نگاہ پڑتی ہی غلمان و حور کی

صناع نے لکھدیا کہ یہ شکلین ہین نور کی

مجلس بھری ہوئی ہی عجب کشمکش ہوا کیا دخل اگر ادھر سے ادھر جا سکے نگاہ

سبکی صفائی قلب پر اخلاص ہی گواہ رستا نہین حسد کہ عداوت کی سد راہ

نیکی بدی گناہ عرق ہو کے بہ گیا

کونین کا ثواب اسی مجمع مین رہ گیا

ہان ای درود خوان پیمبر پڑھو درود اکبار پڑھ چکے تو مکرر پڑھو درود

مہکی ہی بوی سید اطہر پڑھو درود باہم نبی و آل نبی پر پڑھو درود

ہوتا ہی ذکر خیر رسول انام کا

نعرہ درود کا ہو تو غل ہو سلام کا

لیلی کی سرگذشت نہ مجنون کا ہی بیان قصہ ہی کوہکن کا نہ شیرین کی داستان

وامق کا اسمین نام نہ عذرا کا کچھ نشان دل کیطرف نظر نہ دمن کیطرف ہی دھیان

کسکو فسانۂ گل و بلبل کی فکر ہی
شمشاد کا ہی ذکر نہ قمری کا ذکر ہی

جو ہو دلیل دین وہ حکایت شروع ہی
میلاد مصطفیٰؐ کی حقیقت شروع ہی

آغاز ہی حدیث روایت شروع ہی
بیٹھو ادب سے حال ولادت شروع ہی

پھر جاے سبکی آنکھو نمین کاشانہ آپ کا
اس بزم کو بنا دون زچا خانہ آپ کا

یارب ترے حبیب محمدؐ کا ہی بیان
فکر کلفت جودت سحبان کی پائی شان

پیدا کرے فصاحت حسان کی زبان
جبر ثقیل سر پہ اوٹھا لے یہ ناتوان

ہاتھ آئے پیر طبع کو کس بل جوان کا
چڑھ جاے امتحان مین چلّہ کمان کا

تو مبدء فیوض ہی فضل و کرم کر اب
منظور ہی ثناے شہ افصح العرب

امداد کی امید ہی تائید کی طلب
تسنیم و سلسبیل سے دھوکے زبان و لب

ہان نیت نماز ہزار آرزو کرون
کوثر کو کھیچ دے کہ اوسی مین وضو کرون

مداح کی زبان کو حسن قبول دے
جسکی مہک بہشت میں پہنچے وہ پھول دے
بس اب نہ آرزو کی زبانیکو طول دے
تو دے جزاے خیر کہ تیرا رسول دے

بھر بھر کے جھولیاں گہر مدعا ملے
ہدیہ ادھر سے جاے اودھر سے صلا ملے

مجکو بھی سامعین کو بھی رستگار کر
بارش کرم کی صورت ابر بہار کر
سرسبز کشت حسرت امیدوار کر
تا بزم قدس حسن سخن کی پکار کر

اس دھوم سے ثناے شہ ارجمند ہو
کرسی کا عرش پاک سے پایہ بلند ہو

ہاں اب شروع ولادت سلطان کائنات
فرماتے ہیں تعلّی ولی مجمع الصفات
زینت طراز صدر تجرد تھا نور ذات
موجود تھی تجلی و ظلمت نہ دن نہ رات

صانع کی صنعتوں کا مرقع نہ ٹھیک تھا
کوئی نہ تھا شریک وہی لا شریک تھا

عالم کے علم پاک کے باریک میں نکات
دشوار تر ہے فہم معمای کنہ ذات
پیدا ہوئی مشیت معبود میں یہ بات
تزیین ذات کا ہے سبب نور صفات

پہچاننے کو عارفِ سرمد بھی چاہیے
آغاز حمد ہی تو محمدؐ بھی چاہیے

صنعت نے آشکار کیے خود نہفتہ راز
قدرت ہوئی ادب سے یکایک کرشمہ ساز
حکمت تھی اوس حکیم کی سرگرم فخر و ناز
رحمت نے جوش مار کے دامن کیے دراز

کیا جانے کب سے ذات تھی مشتق صفات سے
نورِ حبیبؐ خلق ہوا نور ذات سے

اسمائے عرش و کرسی و لوح و قلم نہ تھے
آب و ہوا و جن و ملک ذی حشم نہ تھے
غلمان و حور و دوزخ و باغِ ارم نہ تھے
شمس و قمر زمین و فلک یکقلم نہ تھے

آدمؑ سے تا مسیحؑ نہ تھا انبیاؑ کا نور
چمکا خدا کے آگے رسولِ خداؐ کا نور

نکلا جو نورِ ذات سے وہ نیّرِ کمال
حاضر رہا حضورِ خداوند ذوالجلال
خم کر دیا نیاز سے سر صورتِ ہلال
۲۴۰۰۰ ۴
بست و چہار الف مع چار لاکھ سال

دورِ کنارِ رحمتِ رب العالمین تھا
وہ نورِ پاک سایۂ نورِ خدا مین تھا

اوس نور سے خدا نے یکایک کیا خطاب
تو ہو مرے دفاترِ صنعت مین انتخاب
تیرا نظیر ہی نہ مقابل ہی نہ جواب
یون بارگاہ مین کوئی ہوگا نہ باریاب
حکمت طرح طرح کی عیان ہو گی نور سے
کونین کا ظہور ہی تیرے ظہور سے

کھاتا ہون اپنی عز و جلالت کی مین قسم
تیرا حدوث ہی سبب رونقِ قدم
کرتا نہ تیرے نور کی تصویر اگر رقم
مٹ جاتی شکل صنعتِ افلاک یکقلم
باعث ہی تو بناے دو عالم کیواسطے
پیدا خدائی ہوگی ترے دم کے واسطے

سنتے ہی مژدہ کرم رحمتِ غفور
چمکا وہ نور خالقِ انوار کے حضور
کی حق نے اوس چمک سے نمایان شعلہ نور
کیا نور تھا کہ پھیل گیا نور دور دور
راز نہان عیان کیے کس اختراع سے
بارہ حجاب خلق ہوے اوس شعاع سے

پہلا حجاب قدرتِ کامل کا تھا حجاب
اوسمین ہوا طلوع نبوت کا آفتاب
مصروف حمد و سجدہ و تسبیح بحساب
بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) سال رہا نورِ مستطاب

ذکر آلہ مین یوہین مدت گزار دی
اس پردے مین عروس عبادت سنوار دی

پھر دوسرے حجاب مین آیا وہ بے نظیر
تسبیح مین تمام کی یہ مدت کثیر

گیارہ ہزار سال رہا اوسمین گوشہ گیر
چمکا شہود حجاب سوم نور مستتیر

اس پردے مین بھی ذکر آلہ العلا کیا
تسبیح کو دس ہزار برس تک پڑھا کیا

آیا شہود حجاب چہارم وہ ذی کمال
حقا کہ ستر غیب کا اظہار ہی محال

مصروف ذکر حق مین رہا نو ہزار سال
کی یون ہی ہر حجاب مین تسبیح ذوالجلال

طالع ہوا وہ نور معظم ہر اک جگہ
اک اک ہزار سال رہا کم ہر اک جگہ

اول سے تا اخیر رہے معتکف جناب
تسبیح حق یہان بھی بجا لائے بے حساب

دیکھا مگر حجاب شفاعت عجب حجاب
اوٹھا ہزار سال نہ سجادۂ ثواب

درجے ہوے بلند بڑی دھوم دھام سے
بڑھتا گیا تقرب حق ہر مقام سے

بعد فراغ سجدہ و تسبیح بیشمار | دوڑی دعاے خیر اثر پیش کردگار
یارب میں ہوں قصور عبادت سے شرمسار | تو نے عطا کیا یہ تقرب ترے نثار

بندے کے نیک و بد کا تجھے اختیار ہے
میں ہوں گنہگار تو آمرزگار ہے

حد سے بڑھا دیے مرے رتبے مرے وقار | اب اتنی بات کا ہے غلام اور امیدوار
لکھ دفتروں میں مجکو شفیع گناہگار | بندے کا نام ہو تری رحمت کی ہو پکار

همراہ تیرا فضل ہو سایہ کیے ہوے
نکلوں یہاں سے تاج شفاعت دیے ہوے

فی الفور بحر رحمت خالق نے جوش کھاے | دریاے نور بین بس اوس نور سے بہاے
ماہیت اوسکے علم کی کیونکر نہ ہاتھ آے | غواص فکر تہ کو جو پہونچے تو ڈوب جاے

پانی ہو یہ وہ منبع قدرت نمانہ تھا
اللہ کے سوا کوئی اور آشنا نہ تھا

پیدا ہوے جو نور سے وہ بحر مدعا | صبر و خشوع و زہد و تواضع صفا تقا
حلم و متانت و عمل و خشیت و حیا | کوئی مرید کوئی عنایت کوئی وفا

حقا یہ فیض جاری رب الانام تھے
دریای نور پاک کے کیا خوب نام تھے

جاری ہوا یہ حکم بسوی نورِ مصطفےٰ
دریا مین غرقِ رحمتِ حق ہو جدا جدا
دوبا ہر ایک بحر مین وہ درِّ مدعا
نکلا یہم اخیر سے دیتا ہوا صدا

کیا خوب آب نور سے کی شست و شو مری
اب اور بیس حصے بڑھی آبرو مری

پیدا ہوئی صدای خداوند جز و کل
تو ہی مرے ریاض صناعت مین تازہ گل
کیونکر نہ جا بجا ہو ترے مرتبون کا غل
تو ہی محمد اول خلق آخر رسل

یکہ سوار عرصۂ امر و دین ہے تو
رحمت خدا کی رحمۃ للعالمین ہی تو

سجدے مین وہ گرا تو مراتب سوا ہوے
اوٹھا تو اور نور کے خلعت عطا ہوے
قطرے ٹپک ٹپک کے در مدعا ہوے
اک لاکھ بست و چار ہزار انبیا ہوے

جسکے صدف تھے نور وہ گوہر برس پڑے
اچھا سحاب تھا کہ پیمبر برس پڑے

انوار انبیا نے بھی تکمیل پائی جب | پھرنے لگے خلوص سے گرد حبیب رب
حجاج جیسے صرف طواف حرم ہوں سب | پیغمبر ونکے بیچ مین تھا وہ خدا طلب

قربان انبیا تھے رسول قدیر پر
پروانے گر رہے تھے سراج منیر پر

خلاق نے یہ پردۂ قدرت سے دی صدا | مین کون ہوں بتاؤ سمجھتے ہو مجکو کیا
سبقت رسول پاک نے کی قبل انبیا | کی عرض تو اِلٰہ تو معبود تو خدا

حقّا کہ اعتقاد مرا تجھپے ٹھیک ہے
تیرا کوئی شریک نہین لاشریک ہے

آواز دی خدا نے حبیب خدا ہی تو | سرمایۂ صنائع رب العلا ہی تو
شمع مراد انجمن انبیا ہی تو | جسکی کچھ انتہا نہین وہ ابتدا ہی تو

میری طرح تو میری خدائی مین ایک ہے
امت تری رسولون کی امت سے نیک ہے

اُس نور سے پھر ایک کیا جوہر آشکار | دو ٹکڑے حکم حق سے ہوا وہ نکوشعار
دیکھا جو ایک حصے کو ہیبت سے ایکبار | پانی بنا لرز کے لطیف اور خوشگوار

اب تک وہی یہ فیض ہین جاری حضور کے
پانی کی آبرو ہوئی صدقے مین نور کے

کی دوسری طرف نظرِ شفقت ایکبار — اوس حصّے سے خدا نے کیا عرش آشکار
یاقوت کے بروج و ستونہای استوار — پانی پر آکے عرشِ برین نے لیا قرار

حکمت روان تھی نورِ شہِ نیکخو کے ساتھ
بالای آب عرش رہا آبرو کے ساتھ

پیدا کی نورِ عرش سے کرسی ذی حشم — کرسی کے نورِ پاک سے لوح ادب شیم
بعد اسکے نورِ لوح سے پیدا ہوا قلم — فرمایا اے قلم مری توحید کر رقم

کب ہی نیاز مالکِ تقدیر کے لیے
تجھکو بنا دیا اسی تحریر کے لیے

ساکت ہوا قلم جو سنا حکمِ ذوالجلال — مدہوش از فرحِ حق سے رہا وہ ہزار سال
خود رفتگی کی واسطے جسدم ہوا زوال — فرمایا لکھ تو عرض یہ کی کیا لکھون جال

آئی صدا کہ اشہد ان لا الٰہ لکھ
اسمین ملا کے نام رسالت پناہ لکھ

نام حبیب حق ہی جو واقف ہوا قلم
تسبیح و سجدہ دو نون بجا لایا یکقلم
فوراً جھکا نیاز سے وہ صاحب حشم
پھر سر اوٹھا کے لکھا طیب کیا رقم
کیونکر قلم کی زیب نہ ہو مصطفےٰ کا نام
لکھا خدا کے بعد حبیب خدا کا نام

کی عرض پھر قلم نے کہ ای مبدء عقول
جسکا ہی ذکر پاک ترے ذکر مین شمول
یہ کون ہی حبیب محمد ترا رسول
لکھا جو نام مجکو شرافت ہوئی حصول
کیا کیا بلند رتبہ و ممتاز ہو گیا
اسکی طرف جھکا تو سرافراز ہو گیا

ارشاد حق ہوا کہ ترا بادشاہ ہی یہ
فخر رسل و مرتبۂ انبیا ہی یہ
ہاں خاصۂ خلاصۂ رب العلا ہی یہ
احمد ہی یہ حمید ہی یہ مجتبےٰ ہی یہ
دکھلا دیا جو کچھ مری قدرت مین ٹھن گیا
تو بھی فقط اسی کے تصدق مین بن گیا

حال حبیب حق سے قلم کو مزا ملا
ایک ایک حرف پر گہر مدعا ملا
جسکی کہ انتہا نہ تھی وہ ذوق لقا ملا
لکھا نہ جای حشر تک اتنا صلا ملا

پوچھے یہ لذتین کوئی اوس پاک اصول سے
شق ہوگیا حلاوتِ ذکرِ رسول سے

پھر اوسکو اور عزّ و شرافت ہوئی حصول
اللہ نے سلام قلم کا کیا قبول

کی عرض السّلام علیک ایہا الرسول
ردِّ جواب مین ہوا اکدم کا طول

خاطر بڑھی ہوئی تھی شفیع انام کی
آواز دی خدا نے علیک السلام کی

تھا ابتدا سے شرع پیمبر کا انتظام
واجب کیا خدا نے جواب اسکا لاکلام

سنت اوسی گھڑی سے ہوئی سبقت سلام
اب تک ہے مومنین مین جاری یہ فیض عام

فردوس سے لگی ہوئی راہِ ثواب ہے
ہر حال مین سلام کا واجب جواب ہے

بعد اسکے پھر قلم کو صدا دی لکھ تا ابد
ہر شی وہ ہو کہ جسکا مین خالق ہون تا ابد

ہان لکھہ مری قضا و قدر بھی بے سند
لغزش نہ کر کہ پشت و پناہ ہے مری مدد

گزرا ہی جو مشیت صانع مین آج ہو
کل ہستیون کا پھر محمدؐ رواج ہو

الله نے پاس خاطرِ پیغمبر زمان | خالق نے قدسیوں کو کیا خلق ناگہان
فوراً یہ حکم سو ہی ملائک ہوا روان | بھر نبیؐ و آل نبیؐ ہو درود خوان

تا حشر شغل نیک عمل سب بے جہت کرو
امّت کے واسطے طلبِ مغفرت کرو

پھر بار ور ہوا شجرِ صنعِ کردگار | نورِ حبیبِ پاک سے جنت کی آشکار
اربع گلِ حدوث سے بخشی اوسے بہار | رفعت صفا جلالت امانت پائے بار

دریائی حسن منبعِ قدرت سے بہ گئے
فردوس مین یہ چار چمن بنکے رہ گئے

آراستہ جو گلشنِ جنت ہوا تمام | اوس باغ کو خدا نے کیا اولیا مقام
جن بندونکو اطاعت توحید سے ہی کام | وہ بھی ہین سب زینتِ فردوس لا کلام

جو جو درود خوانِ نبی اور آل ہین
اون پر بھی اوس بہشت کے میوے حلال ہین

دیکھا سوی بقیۂ جوہر جو ناگہان | ہیبت سے وہ پگھل کے سراپا ہوا دھوان
فرمائی اوس بخار سے تولید آسمان | اوٹھا جو کف زمین کی بنیاد کی عیان

قربان مین صنائع قدرت مآب پر
یہ خاک تہ بتہ رہی دامان آب پر

پانی جو موج مار رہا تھا ادھر ادھر
جیسے کسی جہاز کو ہو ڈوبنے کا ڈر

جنبش مین تھی زمین تلاطم تھی اسقدر
پیدا کیا خدا نے پہاڑون کو جلد تر

باقی رہی نہ خوف نہ افتاد کی جگھہ
قائم ہوئی زمین پر اوتاد کی جگھہ

اس وجہ سے زمین کو کچھ کچھ ہوا قرار
قوت تھی بیحساب تو طاقت تھی بیشمار

پیدا کیا پھر ایک ملک آسمان وقار
بھیجا اوسی زمین کے نیچے قضا ی کار

صدمے سے جو زمین بہم کانپ سنے لگے
تھا بھاری بوجھ دونون قدم کانپ نے لگے

خلاق آب و خاک کی قدرت کے مین نثار
بخشا ملک کے پاون کے نیچے اوسے قرار

فوراً ہوا پھر ایک بڑا پتھر آشکار
تسکین تھی نہ سنگ گران کو بھی زینہار

اب تک ہی یادگار زمانے کے واسطے
پیدا کی گاہی بوجھ اوٹھانے کے واسطے

اللہ ری عظم خلقت گاوِ ملک سیر ۔۔۔ قدرت نہیں کسیکو جو دیکھے ذرا ادہر
آنکھوں میں وہ چمک کہ کرے خیرگی نظر ۔۔۔ دریا کھینچ آئیں نتھنی میں دم کھینچ لے اگر

اسکے سوا بھلا شعرا کیا مثال دیں
جنگل میں جیسے رائی کے دانے کو ڈال دیں

وہ گاو زیر سنگ ہوئی جا کے بہرہ مند ۔۔۔ پتھر کو شاخ و پشت پر اوسنے کیا بلند
جس پر یہ بوجھ سب ہے نسبے چہار چند ۔۔۔ اوسکے قدم ثبات کے کیونکر ہوں پای بند

ستار کی مدد سے رہی وہ حجاب میں
لکھا ہی اوسکا نام لہوتا کتاب میں

اوس گاو کی جو ہو گئی ماہیت آشکار ۔۔۔ اوبھری بحار صنع میں مچھلی قضای کار
بہموت اوسکا نام لغت میں ہی برقرار ۔۔۔ در آئی پای ثور کے نیچے وہ باوقار

بھیجا خدا نے ایک جواب اک جواب پر
پایا قرار گاو نے ماہی آب پر

بالای آب ماہی ذی قدر و احتشام ۔۔۔ پانی کے نیچے موج ہوا کے لیے قیام
زیر ہوا اسکو نہ ظلمات لا کلام ۔۔۔ آگے بیان سے علم خلائق ہوا تمام

پانی کا ہے مقام نہ مرکز ہوا کا ہے
ظلمت کے نیچے کچھ نہیں جلوہ خدا کا ہے

کامل کی دو ضیاؤں سے پھر عرش کی بنا
پھونکا جو حکمِ خالقِ انوارِ انبیا
اک فضل ایک عدل نظر کردہ خدا
دونوں نے دو نفسوں کے ساتھ دم بھرا

ایجاد چار شے پئے شاہِ زمان کیا
بس عقل و علم و حلم و سخا کو عیان کیا

پھر عقل سے خدا نے کیا خوف کو جدا
کیا حلم ہی کہ جس سے مودت کی ابتدا
اور بس علم کے فدا کہ برآمد ہوئی رضا
اظہار کی سخا سے محبت زہی سخا

گلدستۂ قدم میں نیا گل کھلا دیا
ان سبکو طینتِ نبوی میں ملا دیا

صانع کی صنعتوں کے لیے حصر و حد نہیں
پیدا کی حق نے امتِ پاک رسولِ دین
کھنچا گیا مرقع ارواحِ مومنین
پیرو محب اہل ولا صاحبِ یقین

ہم سب کے سلسلے ہیں ظہورِ حضور سے
امت کی ابتدا ہوئی حضرت کے نور سے

پھر نور شمہ سے انجم و شمس و قمر بنے
غلمان و حور و میوہ و گل ہای تر بنے
دن رات نور و ظلمت و شام و سحر بنے
پست و بلند و جن و ملک یکدگر بنے

سب کچھ رسول پاک کی تنویر نے کیا
دفتر درست کاتب تقدیر نے کیا

جب ان سبھوں کے نور کو حاصل ہوا کمال
ٹھہرے وہان حضور بہتر ہزار سال
آیا خدا کا دوست بہ عرش ذی الجلال
پھر منتقل ہوا سو جنت وہ بیمثال

صورت کسی جگہہ نظر آئی نہ غیر کی
ستر ہزار سال بہشتون کی سیر کی

پھر منتقل ہوا سو سدرہ وہ نامور
جبرئیل نے برای اطاعت کسی کمر
ستر ہزار سال وہان بھی کیے بسر
پھر ساتوین فلک مین رہے شاہ بحر و بر

منظور تھا جو سایۂ رحمت جہان پر
اوترے وہان سے آپ چھٹے آسمان پر

پھر پانچوین فلک کا کیا مرتبہ بلند
پھر تیسرے فلک مین سمایا وہ ارجمند
بعد اوسکے سیر چرخ چہارم ہوئی پسند
اوترے تو قدر چرخ دوم ہوگئی

کب سے سوے جہان ہو توجہ حضور کی
ہے عالم شہود سے نیت ظہور کی

دنیا کے آسمان پر آئے جو ہین حضور
قدرت پکاری خلقت آدم ہو اب ضرور

کثرت کی سمت وحدت حق نے کیا ظہور
مانند روح اوس مین امانت رہے یہ نور

دنیا بسی ورود شفیع انام سے
آباد ہو زمین محمد کے نام سے

جاری ہوا مشیت خلاق خشک و تر
کھلتے ہی آنکھ عرش کی جانب جو کی نظر

خواب عدم سے چونک پڑے بس ابو البشر
دیکھا جو نام احمد مرسل ہے جلوہ گر

تحریر اسم قدرت رب العلا نے کی
خلقت بسر کی باپ سے پہلے خدا نے کی

نام حبیب حق نے دیا روح کو سرور
جمعہ کو بعد ظہر کیا آپ نے ظہور

پشت ابو البشر مین ہوا منتقل وہ نور
آئے ملک برای زیارت قریب و دور

سوئے جبین حضور ادھر سے جو پھر پڑے
صف باندھ کر ملائکہ سجدے مین گر پڑے

اوتری جبین حضرتِ آدم سے جب حضور
ہر ایک پور میں ہوئی پیدا شعاعِ نور
پھر پانچوں انگلیوں میں کیا جلوۂ ظہور
کیا ہاتھوں ہاتھ پانچ جگہ بٹ گیا وہ نور

دستِ پدر میں قسمتِ نورِ نبی ہے
پانچوں تن ایک جا رہے مٹھی بندھی ہے

خلّاقِ آب و خاک نے آدم سے یہ کہا
نورِ محمدی تجھے حق نے عطا کیا
ہاں عہد استوار کرا ای بندۂ خدا
ضائع نہو امانتِ ایمانِ انبیا

اسکے امین نیک بلا اشتراک ہوں
اصلابِ طاہرہ ہوں تو ارحام پاک ہوں

قربان کارسازیِ خلّاقِ بحر و بر
پھر جانبِ بقیۂ طینت جو کی نظر
بعدِ فراغ خلقتِ آدم ابو البشر
پیدا طلسمِ خاک کی صورتِ دگر

صنعِ خدا سے عقل کا بازار سرد ہے
جوڑا ہے ہر بشر کا وہ ایک فرد ہے

آدم نے ڈر کے اپنے سرہانے جو کی نگاہ
پوچھا کہ کون ہو تو پکاری وہ خیرخواہ
دیکھا جمالِ حضرتِ حوا مثالِ ماہ
میں ہوں تمھاری سمت فرستادۂ اِلٰہ

کی حق نے وحی وقت صفات و ثنا کا ہے
لائق ہی ہے یہ خدا کی تو بندہ خدا کا ہے

پیدا کیا تجھے سے پے آبادی جنان | حمد و ثنا و شکر خدا میں ہو تر زبان
جو کچھ ہے میرے علم میں تجھ پر نہیں عیان | ہاں اسکا مہر دے کہ یہ ہے وقت امتحان

تو برگزیدۂ احدی شش جہت میں ہے
حوا کے ساتھ عقد ترا مصلحت میں ہے

آدم نے مہر کا سنکے کی عرض التجا | یارب میں بے خبر ہوں کہ ہے مہر اسکا کیا
پروردگار نے لب قدرت سے دی صدا | آدم محمد حبیب ہے سردار انبیا

ہر مرتبہ سلام بجا لا اسلام پر
دس بار پڑھ درود محمد کے نام پر

اللہ نے عقد آدم و حوا کے عز و جاہ | قاضی جناب قاضی حاجت ملک گواہ
جبریل مہتمم چمن خلد عقد گاہ | حقا کہ پئے ظہور محمد ہوا یہ بیاہ

جلوہ گری عنایت و لطف و عطا کی تھی
بالائے سر کھڑی ہوئی رحمت خدا کی تھی

اس تخت کے رسوم ادا کر چکا غفور
رہنے لگے امانتِ آدم میں جس حضور
ان کے رحم میں جب کہ کیا شیث نے ظہور
زیبِ جبین حضرتِ حوا ہوا وہ نور
پوشاک تن میں بوی تخت جھمک گئی
چمکا یہ آفتاب تو قسمت چمک گئی

میلادِ شیث کی جو احادیث سے سند
سن شباب تک جو پہنچا وہ سرو قد
فرمایا اوسکو حضرت بیضا سے نامزد
آدم نے کی پسر سے سپرد عہد جد و کد
بیٹے کو افتخار زمان و زمین کیا
نور رسول پاک سپرد جبین کیا

پیرِ فنا تو جو چلے متولد انوش جب
بیٹے سے عہد نامہ کیا شیث نے طلب
سونپا پسر کو باپ نے نور حبیب رب
پھر منتقل ہوئی سوئے قینان نیک اب
جلوے دکھائے مثل مہ کامل آپ نے
کی زیب صلب حضرت مہلائیل آپ نے

آیا جبینِ اطہر یارد میں پھر وہ نور
پہونچے وہاں سے حضرت ادریس تک حضور
پھر آپ نے بسوئے متوشلخ کیا ظہور
مالک ہوئے آ کے لمک جلی کی جو راہ دور

آئے پھر آپ نوح علیہ السلام مین
بعد اونکے نور پاک گیا صلب سام مین

چمکا وہانسے جانب ارفخشد آفتاب
آیا جبین عابر و فالع مین وہ جناب

شالخ کو پھر نصیب ہوی دولت ثواب
پھر نحور کو خدانے دیا نور مستطاب

مدت تمام کی تو ادھر سے ادھر گئے
تارخ کے صلب مین شہ جن و بشر گئے

پھر منتقل ہوا جو وہان سے وہ نیکنام
بخشا خدا نے صلب براہیم مین مقام

پر نور پھر جبین سمعاعیل کی تمام
چمکا ہر ایک برج مین مثل مہ تمام

پہونچے حضور عابد و ابرار کی طرف
تشریف لائے حضرت قیدار کی طرف

پھر مثل برق جانب ہمیلع گیا وہ نور
سوی مست وہانسے لگا ایک کیا ظہور

چمکائی پھر نصیب سلامان ذی شعور
زینت گزین صلب ہمیسع ہوی حضور

پھر اس طرف جو نور پیمبر چمک گیا
فی الفور الیسع کا ستارہ چمک گیا

پھر پہنچے آدم کی سمت شہ عرش بارگاہ
کس کس جگہ مقیم ہوا وہ جہاں پناہ
روشن جبین آدم کی ہوئی مثلِ برجِ ماہ
آئی وہاں سے پھر سوئے عدنانِ خیرخواہ

پھر جلوہ ظہور ادھر سے ادھر کیا
نورِ نبی نے صلبِ معد میں گذر کیا

پھر محفلِ نزار میں آیا وہ شہریار
پھر حضرتِ مضر سے ہوئے آپ ہمکنار
کی جلوے نے زینتِ پیشانیِ نزار
پہنچے وہاں سے جانبِ الیاس نامدار

عالم فروز صورتِ شمس و قمر ہوئے
صلبِ جنابِ مدرکہ میں جلوہ گر ہوئے

آیا وہاں سے سمتِ خزیمہ وہ ذی شعور
پھر جانبِ قصی گیا جلوۂ ظہور
پھر وا ابروئے جبینِ کنانہ ہوئے حضور
پہنچا سوئے نضر بھی یکایک وہاں سے نور

عز و شرف سے دامنِ غالب کو بھر دیا
پھر صلبِ فہر مطلعِ انوار کر دیا

اللہ رے عظمت و شانِ رسولِ فرشتہ خو
آدم نے پائی انکے تصدق میں آبرو
شہرت ہے سمت سمت تو چرچا ہے سو بسو
ہر پھول میں بسی صفتِ رنگ و مشک و بو

ٹھہرے کسی جگہ نہ وہ پاک صاف مین
آخر کو پہونچے منزل عبد مناف مین

عبد مناف پر جو کرم کی ہوئی نگاہ — بخشا خدا نے نور رسول جہان پناہ
پائی وہ قدر ڈھونڈھتے تھے جسکو بادشاہ — پیشانی مبین مین ہویدا فروغ ماہ

نکلا جدھر دلیر مہ آسمان کی طرح
وہ راستا چمکنے لگا کہکشان کی طرح

گھر آفتاب کا جو ہوا منزل قمر — یعنی دیا خدا نے سر چاردہ پسر
پھیلی ضیای چہرۂ ہاشم ادھر ادھر — فرزند سے دوچند بڑھی عزت پدر

ہمسر کوئی حسین نہ تھا اوس حسین سے
نور محمدی کی چمک تھی جبین سے

اوس نور نے کیا شرف ہاشم جو انتقال — فی الفور ملک مین اوٹھا شہرۂ جمال
وہ غیرت ہلال ہوا جب قمر مثال — بخشا خدا نے خاتمۂ خوبی و کمال

حشمت تھی متصل کہ قدم ماہرو کے ساتھ
شاہون نے آرزو کی ہزار آرزو کے ساتھ

وہ جنس حسن جسکے خریدار بیشمار
شان اسطرح کی جس سے عیان شان کردگار
وہ نور جس سے روشنی جلوہ آشکار
ایسا شجاع جسکی ہے دینے مین ہی پکار

ہنگام جنگ آنکھ نہ جھپکے گروہ سے
سلمے کے ساتھ عقد کیا کس شکوہ سے

جب عبدمطلب نے رحم مین کیا گذر
پایا ظہور نور شہنشاہ بحر و بر
چمکی جبین والدہ ہم صورت قمر
گھر بھر گیا جو گھر مین تولد ہوا پسر

سلمے سے نور احمد مرسل جدا ہوا
اوس باہنر کے صلب مین جلوہ نما ہوا

پیدا ہوئے جو حضرت عبداللہ حسین
آیا پدر کی صلب مین نور رسول دین
سجادہ زیب رونق اسلام حق گزین
چمکی بسان شمس و قمر عارض و جبین

تنویر رخ سے نور مہ و مہر ماند تھے
مکے کے آفتاب مدینے کے چاند تھے

عباس عم احمد مختار نے کہا
دیکھے ہی خواب مین جو حقیقت کو یقین کیا
ہوگا بلند قدر و مراتب یہ لقا
فرزند ہی خلاصہ حق خاصہ خدا

روشن میں آسمان و زمین روئے پاک سے
اک طائر سفید اڑا اسکی ناک سے

پہونچا جو تا بہ مشرق و مغرب وہ تیز پر
قوم قریش سب متوجہ ہوئے ادھر

پھر کر وہاں سے جانب کعبہ کیا گزر
سجدے کئے نیاز و ادب سے جھکا کے سر

مشتاق مہر یگانہ و بیگانہ ہوگیا
مرجع خلق طائر فرزانہ ہوگیا

ساطع ہوا زمین و فلک میں پھر ایک نور
مشرق سے تا بہ سرحد مغرب کیا ظہور

پھیلی وہ روشنی تو چمک پہونچی دور دور
ایمن میں جیسے جلوۂ برق چراغ طور

تنویر شان حق مری نظروں میں تل گئی
یہ دیکھتے ہی چونک پڑا آنکھ کھل گئی

اک کاہنہ کے سامنے دہرایا یہ خواب
رؤیائے صادقہ ہی اگر خواب تھا جناب

اوس غیب دان نے سوچ کے مجھکو دیا جواب
ہیں ناہرو کے صلب سے چمکے گا آفتاب

دنیا سر نیاز و اطاعت جھکائے گی
اسکی شعاع غرب سے تا شرق جائے گی

العدری شان و شوکتِ عبداللہ کو ۔۔۔ یہ جو بڑھے خدا نے زیادہ کی آبرو
پہونچا سنِ شباب کو جب وہ فرشتہ خو ۔۔۔ بڑھنے لگی زنانِ عفیفہ کی آرزو

امیدوار عقد تھیں اس خوش دماغ سے
پروانے لو لگائے ہوئے تھے چراغ سے

یوسف لقا کو تھی سبب انکار جد کو ۔۔۔ دختر بہت سی جیسے کی زلیخا کی طرح رد
تھی بنت وہب پر نظر رحمت خدا ۔۔۔ آخر کو آمنہ سے ہوئے آپ نامزد

یوں تو تھیں بہت حسین صاحب جمال تھیں
بلقیس تھیں آمنہ تھیں مریم خصال تھیں

اب یوں مفسرین و محدث ہیں یک زباں ۔۔۔ ماں کے رحم میں آئے جو پیغمبر زماں
جمعہ کی شب جمادی آخر کے درمیاں ۔۔۔ اٹھارویں حساب سے تاریخ تھی عیاں

بس سر پہ تھا ہجوم رحمت رب العلا رہا
بس آمنہ کو حمل رسول خدا رہا

مابین آسمان و زمین و بحار و بر ۔۔۔ تھا نعرہ منادی قدرت ادھر ادھر
ہاں حمل مصطفٰے کے نمایاں ہوئے اثر ۔۔۔ ایسا کوئی نہ تھا جسے نہ تھی یہ خبر

حقا کہ اس خوشی کے سبھی پابند تھے
بشاش سنگ و نخل و چرند و پرند تھے

فرماتی ہیں یہ آمنہ نیک و پارسا
آثار حمل مجھ میں نپائے گئے ذرا

آئے مرے رحم میں جو پیغمبر خدا
اک شخص میری خواب میں بس آکے کہہ گیا

پھرتی تھی رحمت احدی مصطفےٰ کے ساتھ
تم حاملہ ہوئیں شرف انبیا کے ساتھ

مہینوں میں جو ایک مہینہ ہوا بسر
گذرے دن اتنے حمل میں باقی ہیں اسقدر

سب کو سنائی ہاتف غیبی نے یہ خبر
قدسی گنا کیے کبھی گھڑیاں کبھی پہر

پہونچا نو ہیں مہینے وہ مہ رو کمال کو
اللہ نے کیا مہ کامل ہلال کو

پیدا ہوئی ولادت محبوب کی جو رات
حیرت سے جن و انس نے باہم کہی یہ بات

دن بن گئے بسان شب قدر کائنات
کیا جانے کیا ہے مصلحت رب پاک ذات

عاجز کا ذہن سمجھے لیے کو کب نصیب کا
شاید حد و مشا ہے کسی امر عجیب کا

غلطان میان ارض و سما میں تھی جو دھوم
چاروں طرف تھی آمد و رفت ملک کی دھوم
تھے زمیں فوج فوج فرشتے علی العموم
آبادی ملک کے مشابہ تھی مرز بوم

ذکر خدا محیط ہے سارے جہان میں
تسبیح کی صدا ہے زمین آسمان میں

شیطان پہلے جا کے پھر آتا تھا سب فلک
وقت ولادت شہ انس و جن و ملک
طاقت تھی زمانۂ عیسیٰ میں یک بیک
چاہا بہت پہونچ نہ سکا آسمان تک

کیا تیر جھکے خالق خوش ذات سے چلے
تیر شہاب دس پہر اوس رات سے چلے

آئی ندا منادی قدرت کی ناگہاں
باطل کی نیستی ہوئی حق ہو گیا عیاں
سب نے سنا یہ آیۂ قرآن بعز و شان
[illegible] کلم ولادت پیغمبر زمان

گرد ملال خلق کے دامن سے دھو گئی
پیدائش نبی کی خبر عام ہو گئی

کہتی ہیں آمنہ جو وہ ساعت ہوئی قریب
مجھ نیم خواب ہو گئی جاگے مرے نصیب
حکم خدا سے جس میں تولد ہوا حبیب
آیا سفید رنگ بس اک طائر عجیب

شکل فرشتہ جلوہ قدرت نما کیے
فی الفور مجھ پر اوس نے پر و بال وا کیے

آواز غیب سن کے ہراسان تھے کسقدر
اوس طایر سفید نے کھولے جو بال و پر
رعشے مین دل تو کانپ رہا تھا مرا جگر
زایل ہوا وہ خوف ہوا دفع وہ خطر

قدرت دکھائی خالق عالی جناب نے
تسکین پائی خاطر پر اضطراب نے

بعد اسکے میرے گھر مین در آئین زنان چند
رنگین لباس خلد مین پنہان وہ ارجمند
ہم صورت نہال رطب قامت بلند
خوشبو بسان نافہ مشک اونکے جوڑ بند

میرے قریب زیب وہ انجمن ہوئین
انسان کی زبان مین سب ہم سخن ہوئین

ہاتھو مین اونکے جلوہ نما کاسۂ بلور
میرے قریب آکے پکارین بصد سرور
شربت وہ جنکے شوق مین جاتی ہے زبان حور
ای آمنہ پیو کہ یہ ہے شربت طہور

خوش ہو تمھین بشارت پسر عطا ہوا
نام وحید عصر محمدؐ مصطفےٰ ہوا

کہتی ہیں آمنہ جو ہوا شہرتِ ظہور
فی الفور سر سے تا بقدم گھر گیا وہ نور
اک نور نے کیا مری رخسار سے ظہور
گویا چمک گئی مری چوگرد برق طور

تنویر لوٹتے ہوئے پھرتے تھے خاک پر
موسی بھی غش کیے تھے اسی نور پاک پر

پھر جلوہ گر ہوا علمِ سندسِ جنان
بالائے سقف کعبہ گڑا وہ فلک نشان
یاقوت سرخ رنگ کی چوب اوسکی بیگمان
پہونچا علم زمین سے بس تا بہ آسمان

پھر جانور بہت نظر آئے زمین پر
پر کھول کر اوتر آئے زمین پر

دیکھی پھر اور قدرتِ خلّاقِ انس و جان
لٹکا میانِ ارض و سما وہ فلک مکان
دیبائے باغ خلد کا پردہ ہوا عیان
آواز دی منادی گردون نے ناگہان

آغوش آرزو میں رسولِ زمان کو لو
اے آمنہ عزیز ترینِ جہان کو لو

ہان طبع گرم مجمر عنبر فشان جلا
مشک و عبیر و عود مع زعفران جلا
اسپندِ خالِ چہرۂ حورجنان جلا
جنت کے لخلخون کو منگا کر یہان جلا

مہکی ہوئی یہ بزم بہشت آستان رہے
خوشبو بسان گیسوے حور جنان رہے

رحمت گھری ہوئی رہی برسی فلک سے نور
خوشبو یہان کی لیکے ہوا جاے دور دور
آئین ملک کبھی تو کبھی ہو نزول حور
بس نکہت جنان کی اوڑاے دھوین بخور

پریون سے بچ چھوپچے نہ آسیب جان سے
اوترے نہ کوئی آج بلا آسمان سے

جسکی امید تھی وہ خدا نے گھڑی دکھائی
باد صبا نوید ولادت اوڑا کے لائی
شادی رچی خوشی کی خبر ہر طرف سے پائی
گھی کے جلا چراغ کہ میٹھی مراد آئی

اولجھن ہو جسکو سنکے وہ جھگڑا نہ ناندہ دے
کنگنا ستون خانۂ کعبہ مین باندہ دے

ہان صبا جو قریب ہی پیدائش جناب
وہ پھول چن لاتا ہی بہشتون کا انتخاب
باہم پڑھو درود نکلتا ہی آفتاب
جسکی مہک سے باغ دو عالم ہی فیضیاب

آیا زمانہ دین رسالت پناہ کا
سکہ پڑے گا اشہد ان لا الہ کا

ناگاہ عرش پاک سے اوترا خدا کا نور
آواز دی یہ بڑھکے ملائک نے سوے حور

شمس الضحیٰ نے برج شرف سے کیا ظہور
تعظیم کو اوٹھو کہ برآمد ہوے حضور

ہر مرتبہ شناس کے رتبے بڑے ہوے
تم بھی اوٹھو کہ حور و ملک اوٹھ کھڑے ہوے

سب انبیا کے قبل کیا آپ نے ظہور
ہر صلب ہر رحم مین رہے سید غیور

یہ وجہ ہی کہ بعد برآمد ہوے حضور
کس کس جگہ ٹھہر گئے ما بین راہ دور

عرصہ ہوا جو آمد خیر الانام مین
آئے مقام کرتے ہوے ہر مقام مین

پیدا ہوا جو باعث ایجاد خشک و تر
دھنا کیا بلند سوے چرخ حیلہ گر

فی الفور بائین ہاتھ کو رکھا زمین پر
کعبے کی سمت جھک گئی سجدے کو جلد تر

جو بادہان تنگ ادب سے ثواب نے
توحید حق مین موتھ ہلائے جناب نے

پھونچا سوے بہشت یہ فرمان کردگار
جھک کر سجود شکر کرین شاخ میوہ دار

اک ات کی دولھن کیطرح آپ کو سنوار
پھولی ہر اک چمن مین نیرنگ کی بہار

ہاں اپنے زیب و زین کے دامن دراز کر
پیدا ہوا حبیب خدا فخر و ناز کر

جسدم سنی ولادتِ پیغمبرِ زمان
مستانہ جھومنے لگیں پھولوں کی ڈالیان
اکبار کھلکھلا کے ہنسا گلشنِ جنان
طوبیٰ لگا کی دھوم ہوئی ہر طرف عیان

سب بلبلیں چہک گئیں گل مسکرا دیے
غنچوں نے شادیانہ شادی بجا دیے

حوروں سمیت سج گئے سب بیشمار قصر
یاقوت سرخ رنگ کے ستر ہزار قصر
پیدا ہوئے کچھ اور جواہر نگار قصر
ستر ہزار موتیوں کے آبدار قصر

جاری ہین فیض شاہ رسالت بہشت مین
انکے ہین نام قصر ولادت بہشت مین

شاعر کا ذہن جستجوِ ولادت مین کیا لڑی
کوثر نے جوش کھائی خوشی سے بڑی بڑی
پانی ہوں جسکے فیض سے پتھر کڑی کڑے
ستر ہزار قصر تلاطم مین گر پڑے

سب کی طرف تولدِ شہ کی خوشی گئی
پیدائش نبی کی نچھاور یہ دی گئی

ٹھہری ہے ایک ماہیِ ذیقدر زور آور	سب مچھلیوں میں جسکی ہے خلقت عظیم تر
تا ہفت الف گنتی میں ہیں اسیقدر	ستّر ہزار گاہی چلیں راہ پشت پر

دنیا سے قدر و سیچ ہر اک گاؤ نیک کے
ہیں سینگ سات سات ہزار ایک ایک کے

پائی ولادتِ شہِ مرسل کی جب خبر	وہ ماہیِ کلان ہوئی بشاش اسقدر
شادی سے جنبش و حرکت کی ادھر ادھر	صبر و قرار اوسکو دیتا خدا اگر

ثابت نہ اک ورق کوئی پاتا زمین کا
دفتر اولٹ پلٹ نظر آتا زمین کا

زیبِ زمین تھے جتنے جبلہای استوار	ایک ایک نے اک اک کو بشارت دی بار بار
الله ری بزرگیِ سلطانِ نامدار	تعظیم و تہنیت بجا لائے کوہسار

یوں مستل ابر چھا گئی شادی پہاڑ پر
چڑھ جائے جیسے ناؤ ندی کی پہاڑ پر

جس جس جگہ تھے گلشنِ ایجاد دہر میں	سب پر ہوائی عیش و طرب کر گئی نظر
ہر ایک شاخ اور ہر اک برگ بار ور	تقدیس و اجلال بجا لائے یکدگر

۳	پھیلی صبا سے بوے ولادت کہان کہان اوڑتی ہوی پھری یہ بشارت کہان کہان	
ارض و سما مین پھیل گئی شان ذوالجلال آدم کی روح کو جو سنایا خوشی کا حال		شستر عمود نور ہوے نصب بیمثال ستر ہزار ضعف زیادہ ہوا جمال
۲	بدلا مزا زبان کی لذت بدل گئے تلخی موت اونکے دہن سے نکل گئی	
رکن و مقام خانۂ کعبہ نے دی صدا پہونچا تمھارے پاس فرستادۂ خدا		آل قریش تمکو مبارک یہ لاڈلا زیب حرم شفیع امم مبدۂ عطا
۲	محبوب حق بشیر و مدیر و کریم ہی عرش خدا کی دی ہوی فوز عظیم ہی	
چالیس ان تمام شیاطین خود پسند گر گر پڑے جہان کے اصنام سربلند		زنجیرون مین اسیر رہا اور قلعہ بند پہونچے طرح طرح کے عزازیل پہ گزند
۱	چالیس روز پست سراوج کین رہا پانی مین غرق تخت شقی و لعین رہا	

بتخانے منہدم ہوئے دہر ہوئی خراب
سینے چمکے خداپرست کے مثل آفتاب
اوترا بتان بد کے سرون پر بڑا عذاب
جرم گنہ کو بڑھکے دبانے لگا ثواب

ناقوس والے تھم نہ سکے امتحان پر
گویا کسی نے پھانس چڑھا دی زبان پر
١٠

آتے کے اک یہود کے پاس آگ رہ گیا
کروٹ ندی نصیب نے اسطرح سو گیا
طوفان غم امنڈ کے سبھون کو ڈبو گیا
دریائے ساوہ سوکھ گیا خشک ہو گیا

راہب لرز لرز کے بتون سے چمٹ گئے
بس تھرتھرا کے تخت سلاطین الٹ گئے
١١

فارس مین تھا جو خانۂ آتش وسیع تر
اکبار آنچ آئی یہ آتش پرست پر
جسمین ہزار سال سے تھی آگ شعلہ ور
ایسی بجھی وہ آگ نہ باقی رہا اثر

دریائے فیض چشمۂ رحمت سے بہ گئے
سب گبر اپنی آگ مین جل بھن کے رہ گئے
١٣

کسریٰ کے طاق مین پڑی ہلچل بس [illegible]
جادوگرونکے سحر سے گم ہو گئے اثر
تھرا کے کنگرے گرے چودہ ادہر ادہر
قابو رہا نہ کاہنون کو اپنے علم پر

۴۱

احکام سابقین ہمیں سب بدل گئے
قر دین اولٹ پلٹ ہوئیں فقر بدل گئے

فرماتی ہیں یہ والدہ سید ہدیٰ
مجکو بس ایک ہاتفِ غیبی نے دی صدا
پیدا ہوا ہے تمسے دو عالم کا مقتدا
سِرِّ خدا حبیبِ خدا حجتِ خدا

۴۲

منسوخ مسلکِ نسخِ ما سبق ہوا
مضبوط آج سلسلۂ دینِ حق ہوا

ہیں دور دور ظلم و جفا و بدی و شر
پھیلے ہوئے ہیں ظالم و حاسد ادھر ادھر
ایذا رسا ہیں ساحر و مکار و حیلہ گر
ہاں بادشاہِ دین کو نہ پہونچے کوئی ضرر

۴۳

فرزند کو حمایتِ ربُّ العالمین ہو
یہ حجتِ خدا ہے پناہ خدا میں ہو

نکلا مری بسر کے وہیں سے پھر ایک نور
پھیلی وہ روشنی صفتِ روشنیِ طور
دیکھے بس اہلِ شام نے بصریٰ کے سب قصور
چمکے قصورِ سرخ یمن کے بلا قصور

کس کس جگہ تجلیِ قدرت عیاں ہوئی
فارس کی بھی سفید عمارت عیاں ہوئی

ابرِ سفید چرخ سے اوترا قضا ہی کار	اوس ابر نے پسر کو کیا زینتِ کنار
فرماتی ہین بس آمنہ آسمان وقار	سنتی تھی مین زبانی ہاتف یہ بار بار

دکھلاؤ سیرِ خلقِ خدا بادشاہ کو
چاروں طرف پھراؤ رسالت پناہ کو

سطحِ زمین و مشرق و مغرب مع بحار	جنگل پہاڑ دشت شجر شاخ برگ بار
استادہ و نشستہ ہر قریہ و دیار	ان سب مین انکی صفوت و صورت ہو آشکار

چرچا رہے ظہورِ رسولِ انام کا
سکّہ پڑے جنابِ محمدؐ کے نام کا

وہ ابر چھٹ گیا تو یہ آیا مجھے نظر	بس اک سفید کپڑے مین لپٹا ہی وہ پسر
لپٹا ہوا ہی فرشِ حریرِ بہشت پر	پرتو فگن ہی جلوۂ قدرت ادہر اودہر

مٹھی ہی بند شافعِ روزِ شمار کی
ہین مین کنجیان گہرِ ابدار کی

دیکھے عجائبات تو مجکو ہوا عجب	فوراً سنا کسی کی زبانی یہ مینے تب
سرتاجِ انبیا ہی محمدؐ حبیبِ رب	قبضے مین آئی نصرت و فوز و نبوت اب

پیدایش اصلی ذات سے ارض سما کی ہی
کنجی ہر اک خزانہ سرِ خدا کی ہی

پھر اور ایک ابر ہوا گھر مین جلوہ گر
آواز دی منادی و ہاتف نے یکدگر
اوسمین بھی مثل مہر سمایا مرا پسر
یہ ہی محمدِ عربی سید البشر

پیدا خدا کی شان ہی بندی کی شان مین
ایسا کوئی ہوا ہی نہ ہوگا جہان مین

ہان جلد سیر مشرق و مغرب اسی دکھاؤ
سوئی طیور جاؤ درندونکے سمت جاؤ
انسان و جان و عالم ارواح مین [illegible]
دنیا کے بادشاہ کا ہر جا عمل بٹھاؤ

جو کچھ کہ دیکھا ہی اسے ذوالجلال دو
آدم سے تا مسیح سبھونکے کمال دو

جسدم ہوا شگفتہ وہ ابر شوخ و شنگ
پیچیدہ ہاتھ مین ہی حریرِ سفید رنگ
دیکھا پسر کا حال ہوئی میری عقل دنگ
سنتے سنا کسی نے صدا دی یہ بیدرنگ

بیٹھا عمل تمام زمین آسمان مین
قبضہ کیا حضور نے سارے جہان مین

بعد اسکے تین شخص مجھے آگئے نظر | نورانی اونکے چاندسی منہ صورت قمر
چاندی کا آفتابہ لیئے ایک نامور | وہ مشک نافہ جسنے بسایا تمام گھر

جھونکے چلے نسیم کے کوئی بہشت سے
دیوار و در مہک گئے بوئی بہشت سے

ہی دوسرے کے ہاتھ میں طشت زریں | ہر گوشہ پر جڑا ہی بس اک اک نگین
آواز دی کسی نے یہ دنیا ہی تنگ نہیں | اسپر بھی اب ہی قبضہ پاک رسول دین

سمجھے لیا کہ خاص ہی رب العلا کا گھر
بندے نے اختیار کیا ہی خدا کا گھر

پھر اسکے ہاتھ میں لایا ہی تیسرا | اوس پارچیکو پھول کی پھر اوسنی کی جدا
جسکی شعاع ہر منور سے ہی سوا | آنکھوں میں خیرگی ہو جو دیکھے کوئی ذرا

آگاہ کر دیا مجھے پردے کے بھید سے
نکلا اک آفتاب بس ابر سفید سے

پانی اوس آفتابہ سے لیکر قضائی کار | اوس طشت میں نبی کو دیا غسل سات بار
شانوں کے درمیان میں وہ مہر مہر وقار | اسطور سے لگائی ہوئے نقش آشکار

کھلتے ہی مہر رایت اسلام گڑ گیا
سکّہ رسول دین کی رسالت کا گڑ گیا

جس نے کہ مہر کی تھی کلام اسنے کچھ کیا — فوراً جواب احمد مختار نے دیا
اوسنے دعا کی بہر شہنشاہ انبیا — اک اک نے اپنے بازو میں آپ کو لیا

پھر تینوں شخص میری نظر سے نہاں ہوئے
آئے تھے جس طرف سے ادھر کو رواں ہوئے

جب تھا صدف کی بیچ وہ در گراں بہا — مرقوم ہے کہ والد ماجد نے کی قضا
بچوں کے حق میں عیب یتیمی ہی ناروا — اس لعل شب چراغ کی رونق ہوئی سوا

بڑھتی تھی روز قدر رسول کریم کی
قیمت نہ دے سکا کوئی در یتیم کی

پلنے لگا حفاظت حق میں وہ نونہال — بڑھ کر جبین دین کا ستارہ ہوا ہلال
پھر حسن نے کیا مہ نو کو قمر مثال — گزرے جو چند ماہ نبی صاحب کمال

پائی مراد گلبن جنت نظیر سے
سینچا اسے حلیمہ خاتون کے شیر سے

چلنے لگے جو پاؤں رسولِ فلک حشم
نکلا جدھر جدھر سے وہ رونقِ حرم
آنکھیں بچھائیں حور و ملک نے قدم قدم
رستے مہک گئے صفتِ گلشنِ ارم

سر چتر جھکے آئی منہ پہ پڑا آفتاب کا
سر پہ رہا حضور کے لکہ سحاب کا

وہ سرو قد اٹھا جو برائے خرامِ ناز
جس سنگ پر پڑا قدمِ شاہِ سرفراز
سجدے میں ہر شجر نے جھکایا سرِ نیاز
پتھر میں نقش بن گئے ایسا ہوا گداز

الحمد سے آبروئے شہِ عالیمقام کی
چاروں طرف صدا اٹھی درود و سلام کی

خالق نے اپنے نور سے کی خلقتِ حضور
ہر عضو میں چمک ہے مثالِ چراغِ طور
اس قسم کے بشر ہیں نہ جن و ملک نہ حور
شرکت نہیں کسی کی سراپا ہیں ایک نور

وقتِ کشیدہ ہوئی کمر تک نہ بل گیا
آخر وہیں بندھا ہوا پٹکا نکل گیا

بے سایہ تھا نہالِ قدِ شاہِ ارجمند
سایے کا بھی خدا نے کیا مرتبہ بلند
جو فرد ہو دوئی ہو اوسے کس طرح پسند
رکھا برائے صرف بنائے مقام چند

کیونکر نہ سب کے کلفِ مہ اوجِ فرقِ قدم سے ہے
سایے سے عرش و کرسی و لوح و قلم سے ہے

فرما چکا ہی احمدِ بے میم انہین احد
گن لیجئے کہ میم کے چالیس ہین عدد
چالیس دین برس کی جو اللہ نے مدد
پیغمبری تقربِ حق پر ہوئی سند

اول مین بھی اخیر مین بھی مستند ہے
یہ میم دور کے پھر احد کے احد ہے

معراج کے بھی رمز کو سمجھین رموز دان
طی کی مثالِ قدرتِ حق راہِ آسمان
پہونچے خدا کے پاس شہِ عرش آستان
آئے تھے جس جگہ سے یہان پھر گئے وہان

قربِ احد ہی ختمِ رسولِ کریم پر
ہو آئے جا کے اپنے مقامِ قدیم پر

ایسے بری کہ ساری خدائی ہین ہی نگار
خلق ایسا جھک گئے صفتِ شاخِ میوہ دار
ایسے حسین دیکھلین یوسف تو ہون نثار
علم اسطرح کا علمِ لدنّی پر اختیار

ایسا فصیح بھی کوئی ہوگا جہان مین
قرآن انکو آیا انہین کی زبان مین

آل اطہر حق کی جسکے ملائک غلام ہین — اصحابؓ کالنجوم مدار المہام ہین
پیرو مطیع و ناصرِ دین نیکنام ہین — اربع عناصرِ شہِ عالیمقام ہین
یہ پانچ چار پھول برای چمن بنے
بازوی شرع و دین کے لیے نورتن بنے

یارب برای حرمتِ سرتاج انبیا — یارب پے ولایت سلطان لافتیٰ
یارب بحق فاطمہؓ اشرف النسا — یارب پے حسنؑ پے مظلومِ کربلا
شاداب کر نہالِ ریاضِ شہی کو تو
رکھ اپنے حفظ مین شہِ واجد علی کو تو

ہان ملک و سلطنت کا اعادہ کر ایکی سال — ہاتھ آئین تخت و تاج و نگین و متاع و مال
ڈنکا بجے نشان کھلے فوج ہو بحال — پھر اخترِ اودہ کو بنا نیّرِ کمال
سرسبز لکھنؤ کے چمن ہون ہوا بھرے
سکہ پڑے جلوس ہو سر پہ ہما پھرے

ای خامہ تھما را او ٹھا اب سرِ سجود — وقتِ دعاے اول و آخر مین پڑھ درود
صدقہ رسول و حسین کی ولادت کا ای ودود — عقبیٰ مری بخیر ہو دنیا مین ہو نمود

تاریخِ خاتمہ ہی دُرِ مدعا سے
پیرو کو پاک صورتِ حسان صلا ملے
۱۲۸۳ھ

نظم طرازی اور نثر پردازی مین نازش پیشینیان فخرِ پسینیان حضرت منشی سید آغا علی صاحب شمس مدظلہ

مرزا علی بہار نے کس لطف سے لکھا	میلادِ مصطفٰے کا بیان قابلِ ثنا
آیا خیال جب مجھے تاریخِ سال کا	ائے شمس دی ملک نے فلک سے مجھے ندا

مغموم بھر مادہ سعد تم نہو
پیدایش جناب رسول خدا کہو
۱۲۸۳ھ

از نتائج افکار افصح الفصحا و ابلغ البلغا ہمپایہ مرزا جلال اسیر منشی مظفر علی صاحب اسیر

مرزا علی بہار جو ہین ذاکرِ امام	مولود وہ کہا کہ مرصع ہے با تمام
سنکر کہا یہ دل نے زہے عز و احتشام	قابل سند دیدہ ہے بیشک ہے یہ کلام

تاریخ سال ملگئی یہ خاکسار کو
ممدوح دی بہشت صلے مین بہار کو
۱۲۸۳ھ

تصنیف لطیف سخنان مشہورۂ آفاق شاعر خوش مضمون میر نواب صاحب متخلص بہ مونس

جسکے طفیل گلشن ہستی ہوا عیان	مولد کا اوسکے خوب کیا نظم میں بیان
تحسین کسطرح نکرین جملہ انس و جان	دیتا ہی یہ چٹک کے صدا غنچۂ زبان

تاریخ سے شگفتہ ہوا دل ہزار کا
مولود دور ہی یہ خزان سے بہار کا
۱۲۸۳ھ

طبع زاد جودت بنیاد بلبل بوستان عشق دوم وارث علی خان صاحب متخلص بہ نہم

مرزا علی بہار ز رنگینی سخن	تیار در ثنای نبیؐ کرد صد چمن
از نعت مصطفیٰ شدہ فردوس انجمن	جنت عطا کند بعوض این سپہر زرین

این سال نظم فهم بملک گفت چون ہزار
مولود مین این شدہ گلدستۂ بہار
۱۲۸۳ھ

نتیجۂ فکر شاعر وحید آقا نجف صاحب متخلص بہ سعید

لکھا جو ای سعید مسدس بہار نے	وہ کھلایا رنگ طبع کا اوسمین بار وقار نے

امداد کی جو بادشہ ذو الفقار نے ۔۔۔ اوس دم لگا یہ ہاتف غیبی پکارنے

تاریخ لکھہ سکے نہیں طاقت کسیکی ہی
تائید حق یہی ہی عنایت علی کی ہی

از نتائج افکار شاعر باوقار شعر سنج و سخن پرور
مرزا علی صاحب کشمیری متخلص بہ نیر

حقا اصول دین ہی میلاد مصطفی ۔۔۔ توحید و عدل و ذکر نبوت ہی جابجا
ہی عقدۂ امامت و راز معاد وا ۔۔۔ تعظیم کو جو قدر اوٹھی سنہ ہوے بنا

تاریخ دار رحمت ایمان رقم کیا
نیر نے بھی ذخیرۂ ایمان بہم کیا

من تصنیف طبیب مجمع نیکی و پارسائی حکیم محمد رضا صاحب متخلص بفدائی

مولود حضرت نبوی گفتہ بہار ۔۔۔ سبع المثانی است کہ آمد بروی کار
این نظم ہمچو ناظم حسان روزگار ۔۔۔ بامن بگو کہ دیدہ درین دار سازگار

این ہر دو گوہر اند کہ خورشید انور اند
این نظم و نثر قطرۂ رشک دو گوہر اند

شوخی نظم شاہد طناز بوده است — آن شاہدی که فتنهٔ ہر ناز بوده است
ہر بیت او مدینهٔ اعجاز بوده است — اعجاز اینکه با ہمه ایجاز بوده است

بلبل کلک شکسته بتاریخ گفت دوش
رنگ گل بہار دگر زد ہزار جوش

نتیجهٔ فکر نکته دان معنی و بیان پاکیزه جوہر مولوی مظہر حسن صاحب غازی پوری متخلص به مظہر

ساقی خوشی کا وقت ہی جام بلور دی — مجمع ہی مومنون کا شراب طہور دی
وه مي جو بدلے نشہ کی آنکھوں مین نور دے — مسرور سب ہین اور زیاده سرور دی

آئین جو وجد مین تو رکوع و سجود ہون
مینا کے قلقلو نسے بھی پیدا درود ہون

مولود پاک ختم رسل نظم ہو گیا — بالکل یہ ترجمہ ہی حدیث شریف کا
قاصر زبان ہی وصف مین کیا ہو سکے ثنا — کیونکر نہو کہ اسکا مصنف ہی کونسا

جس سے کہ باغ شعر و سخن کی بہار ہی
مرزا علی ہی نام تخلص بہار ہی

دی انکو اسکا اجر خداوند کائنات	شافع ہون روز حشر رسول خجستہ ذات
ای سالکان شرع مبین ورہ نجات	صلوا علی النبی واولادہ الہداۃ

نازل زمین پہ رحمت رب ودود ہی
محبوب کبریا کا جہان مین ورود ہی

اک روز مظہر اونسے ملاقات جو ہوئی	کہنے لگے کہ فکر کرو سال کی ابھی
منقوط سے حساب کیا مینے اوسگھڑی	اور بعد اسکے انسے اوسیوقت عرض کی

یہ مصرعہ بھی شعر سال سعید ہی
مولود خاص سرور دین کا جدید ہی

قطعہ زاد شاعر نکتہ دان معنی شناس
متخلص بہ شاذ موسوم بہ مرزا محمد عباس

یہ نظم ہی کہ قدرت پروردگار ہی	مصرع ہر ایک سلک در شاہوار ہی
صفحے پہ اسکے باغ جنان کی بہار ہی	ای شاذ خستہ دل یہ سخن یادگار ہی

تاریخ کر رقم کہ مسدس ہزار کا
ہی طوطی فضائل میلاد مصطفیٰ

از نتائج افکار شاعر عالی جوہر و ناظم معتبر منشی مظفر علی صاحب تخلص ہنر

لکھا عجب صحیفۂ رنگین بہار نے
فرحت جو پائی صورت گلچین بہار نے

کی ختم بوستان مضامین بہار نے
لی شاہدان غیب سے تحسین بہار نے

تاریخ اس ہنر سے بصد آب و تاب ہی
کیا شان مولد شہ ام الکتاب ہی
۱۲۹۳ھ

من تصنیف شریف شاعر نازک خیال معما کشای مضامین سہل و ادق مرزا علی جان صاحب شفق

جسوقت فیض صانع رنگ بہار سے
لکھا ہی ذکر احمد ہادئ ابرار سے

جوش بصد آبیاری طبع بہار سے
آرایش چمن ہوئی عز و وقار سے

لکھا شفق نے سال امید و قبول کا
جلوہ ہی ممکنات مین نور رسول کا
۱۲[illegible]ھ

اس انجمن کی مدح قلم گر رقم کرے
نور سواد چشم سیاہی مین ضم کرے

لازم ہی پہلی گردن تسلیم خم کرے
ہر لفظ پر درود کو پڑھ پڑھ کے دم کرے

تاریخ لکھ شفق کہ تجلی ہے طور کی
مولود نور سا ہے تو مخزن ہے نور کی

لمعۂ برق فکر آفتاب معنے و بیان میر علی جان صاحب مخاطب بماہتاب الدولہ بہادر متخلص بہ درخشان

مرزا علی بہار گل فخر آب و شان
سنہ ۱۲۶۶ع
تصنیف تازہ ہے وہ ہوئی ہیں گہرفشان
سنہ ۱۲۶۶ع

مداح آل ختم رسل شاعر زمان
سنہ ۱۲۲۳
گل ترجمہ ہے صدق علی نور کا بیان
سنہ ۱۲۸۳ ہجری

میلاد رہنما کا مرقع ہے واہ ایک
سنہ ۱۲۷۳ فصلی
تاریخ کا یہ بند کشا ہے گواہ ایک
سنہ ۱۲۶۶ع

من تصنیف نہال بدر الدجی خلف الصدق ماہتاب الدولہ بہادر میر حسن جان صاحب ضیا

مرزا علی بہار سخن سنج و باکمال
تاریخ فکر نو کا ضیا کیوں نہو خیال

رنگین بیان وہ ہیں کہ زبان ثنا ہے لال
ہے دھوم شش جہت میں مسدس ہے بے مثال

آئینۂ ولادت خیر الانام ہے
اصحاب علم کہتے ہیں تاج الکلام ہے
۱۲۸۳ع

طبع زاد شاعر باکمال لالہ جی گوپال صاحب
تخلص ثاقب دیوان سرکار جنرل صاحب بہادر

مرزا علی بہار نے لکھی عجب کتاب
ہے ذکر مولد نبی اصحاب جناب

واللہ ہے یہ نسخۂ بے مثل و لاجواب
ہر صفحہ اسکا نور سے ہے مثل آفتاب

ثاقب ہوئی جو خواہش تاریخ دلنشین
آواز غیب آئی بہار ریاض ہند
۱۲۸۳ ہجری

من تصنیف شریف معرکہ آرای امتحان تخلص
بحالی موسوم بہ علی الزمان صاحب باشندۂ نگینہ

بگوشِ مقدمت خیر وسعد ار آمد
نتیجہ بحر طبیعت بروی کار آمد

زبعدِ شوقِ ملاقات و پرسشِ احوال
چو شغلِ شعر و سخن زان وفا شعار آمد

ز نظم جوشش بحر اندرند تحفہ تر مولود
کہ حرف حرف وی از گوہر آبدار آمد

یقین اگر بشنیدی کلیم خاقانی
بشوقِ گفتنِ احسنت از مزار آمد

کلام صافی و شیرین چو شہد و شیر بہشت
بذوقِ صاف دلان بسکہ خوشگوار آمد

بلا مبالغہ خوش گفتہ اند و در سفتند
بہ جستن قصص آن ز جہان شکار آمد

بگفت مصرعهٔ تاریخ مهر آن عالی	کلام اشرف مرزا علی بهار آمد
زمعنوی و زصوری بدان سخن عیسی	بسال هیزده صد و شصت و شش بهار آمد ۶ ۱۵ ۶۶ ۶۶

تقریظ نتیجهٔ قلم مولوی سید احمد حسن صاحب سلمه مطبوعهٔ سابق

آب و رنگ حدیقهٔ بیان از موج تر زبانی و بالیدن شاخ قلم در سر البستان گلفشانی دمیدن صبح عبارت از افق تحریر و شگفتن غنچهٔ سخن بر روضة الصفای تقریر حمد محمودیست که بحکم هو الذی جعل الشمس ضیاء آفتاب حدوث و خورشید قدم را از یک مطلع نمودار ساخت و از سر نمایش عالم ظهور بجلا فرمائی آئینهٔ خود نمائی پرداخت و سر بلندی موج رقم به تسنیم قلم بازی و بلند پروازی عنقای قلم باوج سر فرازی آبداری سخن از حرارت رطب اللسانی و چاشنی تر زبانی از حلاوت عذب البیانی نعت صاحب لیلة المعراج ست که طلوع آفتاب موجودات از مهربانی اوست و روانی بحر ممکنات از فیض رسانی او اما بعد پریده رنگ عارض تقریر و شکسته قلم مکتب تحریر گم کرده سواد مدینهٔ استعداد احقر الناس اضعف العباد سید احمد حسن رضوی بلبل طبع را گلدستهٔ گفتگو و طوطی زبان را آئینهٔ سخن در بر میگذارد و بر شگفته چینان گلشن معانی که ریاض سخن را از موج تر زبانی آب و رنگ تازه بخشیده و صورت نگاران چین خنده پیشانی که تصویر معانی را وندان نما کشیده اند مخفی نیست که حنا بندی شاهد نازک خیالی و گلگونه پردازی عارض شیرین مقالی و دمیدن صبح شهرت بر فلک معانی و درخشیدن آفتاب سخن بر سپهر نکته دانی موقوف بر آنست که عالی مضمونی چنان از قوت بفعل آید که بلبل را سر بزیر در گلو ریزد و موج عرق از چهره و پیر فلک بر خیزد لیکن این دولت لازوال بی سرپرستی پادشاه کشور فضل و کمال که بحکم تؤتی الملک من تشاء اقالیم علم و سخن زیر نگین قلمرو و استحضار مسائل هر فن در قبض و تصرف رای زرین اوست میسر نیاید پس نازم بر فهم و ادراک ناظم این ذکر لطیف و مترجم احادیث شریف کلیم طور سخندانی خلیل گلزار رنگین بیانی وحید عصر و یگانهٔ روزگار اعنی جناب مرزا اعلی صاحب متخلص به بهار که تقریر از نثار میلاد شریف حضرت ورة التاج

نبوت و تنظیم اسرار ولادت حضور جناب قبلهٔ قبله پرستان و کعبهٔ ارباب ایقان
سلطان الاتقیا سید الاصفیا جامع فروع و اصول حاوی معقول و منقول اسوة العلما
زبدة الفضلا افضل المحققین اکمل المحدثین المخاطب به پیرو ائمهٔ معصومین قائمة الدین جناب
مولوی میرزا محمد علی صاحب دام فیوضهم باکتساب مضامین باحادیث صحیحه
واقتباس محجهٔ انوار ترجمه بالفاظ و نکات صریحه زانوی ادب ته ساختند و بر رنگ ورق غنچه
مرقع چرب زبانی و چهره آرای شاهد رنگین بیانی پرداختند زهی نظم عالی که
گوهر بیان علمای اعلی به نثار کردن در رشته جست و مرحبا دست تمنای افرازند جوهر آن
سپند دانه های خال مشکین بر شعله رخسار سپند میسازند حق که سر سخن را تاج فصاحت
بخشیده و سر معانی را به پیرایهٔ بلاغت پسندیده چشم بد دور دیدهٔ سخن را طوطیای
سلیمانی هست آشنا به گلزار رنگینی را بهار جاودانی این بوستان را آب و رنگ
عدیم البدل هست و شگفتن هر غنچهٔ این دبستان را صد گلستان در بغل هر مصرع مطلع
آفتاب معانی است و هر شعر مقطع آغاز سخن و سخندانی در هر پهلو طرفه نادره کاریست
که به نفث قلم در سخن موج در موج آبدار است ترجمهٔ صحیح به حسن ترکیب و الفاظ سنجیده گویا
تصویریست که بر حریر نظم کشیده و عکسیست که از آب و تاب مساوات در آئینهٔ نظم نمودار است
صحیحیست که نهایت صفای بر فلک صحت آشکار است در آید چو ناظم به سخن گستری چراغ
سخن گل کند از انوری ٭ به میدان تحریر آید دلیر ٭ صریر قلم دم زند مثل شیر ٭ انامل این نظم مفتاح را
گنجینهٔ ثواب است و نقد شفاعت را ضامن است از روی صواب المختصر خانه احسان
مؤلف باثار شکر خدا پرستان آباد و خواطر آمنیهٔ عقیدت شعار ازین نعمت عظمی شاد باد فقط



باسمه سبحانه ما اعظم شانه ـــ لله در الناظم الحبر الخبیر
الاریب الاریب لطما حیث نظم الدرر الغرر الابیات
المستنبط من فقام الاحادیث الجاریة فی میلاد ختم
النبوة فجزاه الله الملك العلام ٭ ١٢٧٧

خاتمة الطبع

شکر بدرگاه خدا که مولد شریف بهاریه به مطبع نامور منشی نول کشور مقام لکهنؤ
با ماه جولائی سنه [illegible] عیسوی مرتبه دوم بحسن انطباع مطبوع گردید فقط